

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۴۴ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے ۷ اپارچ ۱۹۱۶ء | نمبر ۱۱

گلدستۂ اخبار

مسٹر ایٹس کا نامہ نگار مقیمی کیپ ٹاون کہتا ہے کہ مقام بندر کے تمام جرمنی نظر بند کرلئے گئے ہیں۔ اور ان کی جہاز رانی مسدود کردی گئی ہے۔

بعض اصحاب نے ویسرائے صاحب بہادر کی روانگی ہندوستان سے ۲ اپریل کی بجائے ۱۲ اپریل سمجھا ہے وہ غلط ہے۔

سر اٹیشن کا کارسپانڈنٹ مقیمی رایوٹی جنارد کہتا ہے اتحادیوں کے ساتھ پرتگال کا الحاق بڑی توقیر کے ساتھ قبول کیا جاتا ہے۔

امریکہ کے اخبار نیویارک کا ایڈیٹر مقیمی پیرس کہتا ہے کہ وردن کے جنگ میں جرمن کے دس ہزار آدمی کام آتے ہیں۔

روس کا منشا آرمینیہ میں الکزنڈریٹا تک پہونچ جانے کا ہے۔ تاکہ ترکی سلطنت کو دو حصوں میں تقسیم کرڈالے۔

لنڈن میں ملک معظم نے ایک اعلان پر دستخط کردیئے ہیں۔ جس کے رو سے غیر ممالک کے خشک میوہ جات کی انگلستان میں درآمد بند کردی گئی ہے۔

فرانس کا وزیر جنگ جنرل گلینی بیمار ہیں۔

مسٹر اسکوتھ نے اپنے ایک بیان میں ذکر کیا کہ جرمنی نے گولہ باری کے ذریعہ ۴۹ مردوں ۳۹ عورتوں اور ۲۹ بچوں کو جو شیلون تھے آج تک ہلاک کردیا ہے۔

ہوائی جہازوں کی یورش میں جرمن نے انگلستان کے سویلین ۲۱۷ مرد ۹۲ عورتیں، ۷۵ بچے ہلاک کئے۔ جہازوں کے ڈبانے سے جرمنوں نے ۲۷۵۰ انگریزی سویلین ہلاک کئے۔

کرمانشاہ پر روس کا قبضہ ہوجانے کا ایک نتیجہ یہ ہوا کہ فارس کے تمام فرقے بالاتفاق مطیع ہوگئے۔

فارس میں جرمن سازش کنندگان کو مطیع کرنے کے لئے خط و کتابت جاری ہے

جرمنی نے برازیل کے ۵ لاکھ پونڈ بابت کافی کے دینے ہیں۔ گمان غالب ہے کہ جلد ادا کرسکیگا۔

تار برقیات

لندن ۱۳ مارچ - شمالی فرانس کا ایک نامہ نگار کہتا ہے کہ اس علاقہ میں فرانسیسی مورچے اب ایسے ہیں کہ کسی جرمن حملہ کا وہاں تک پہونچ جانا ناممکن ہے۔ نیوویل اور گیونچی میں فرانسیسی توپ خانہ اس وقت اپنے مورچہ پر پوری طاقت کا ہے۔ لل کی محافظت میں جرمن مقامات لینس۔ میسن کورٹ اور میلنیٹ میں روز مرہ مورچہ بندی کرتے جا رہے ہیں توپ خانے اور ہوائی جہاز کام کو سخت نقصان پہونچا رہے ہیں۔

لندن ۱۳ مارچ - بخارسٹ کے ایک پیغام میں مسطور ہے۔ کہ مقام زمنتزا کے قریب بلغاری فوج دریائے ڈنیوب سے عبور کر گئی۔ اور آٹھ رومانی سپاہی اس نے قتل کر دیئے۔

لندن ۱۴ مارچ - پیرس - ایک (سرکاری کاغذ) مظہر ہے کہ وردن کے شمال میں پیادہ پلٹن کا کوئی معرکہ نہیں ہوا بیتھن کورٹ اور ڈاؤمنٹ پر اور وور میں گولہ باری ہوتی رہی۔ مولینویل رونوے نصف میں اور وردن کی مشرق کی جانب فرانسیسی توپ خانوں نے کل محاذ پر خوب جوہر دکھائے۔ ایپس سے بوشی تک ایک فرانسیسی دستہ نے سرگرمی سے حملہ کیا اور ایک جرمن خندق پر قبضہ کر لیا اور کچھ سپاہ اسیر کر لی۔

فرانسیسیوں کے ایک ہوائی جہاز کے بیڑہ نے مقام کانفلنس پر خوب بم باری کی اور دیکھا کہ پانچ جگہوں میں آگ لگ گئی۔

لندن ۱۳ مارچ پیرس - ایک سرکاری رپورٹ راوی ہے کہ جرمن سٹاف جرمن لوگوں کو اس امر کی ترغیب دینے کی کوشش کر رہا ہے۔ کہ وردن میں جو جرمنوں کا نقصان ہوا ہے۔ وہ بہت خفیف ہے مگر فرانس میں اس امر کے بین ثبوت برابر پہونچ رہے ہیں کہ جرمنوں کے کم از کم ۲ لاکھ سپاہی کام آ چکے ہیں۔ اور قلعہ واڈکس پر جو اُن کا آخری حملہ تھا اس میں اُن کا سنسنی خیز نقصان ہوا بھی ریویو ایک فوجی دقیقہ سنج کے یہ الفاظ اقتباس کرتا ہے کہ ہم جرمن کی عمدہ ترین سپاہ کو ہلاک کر رہے ہیں۔ اور وہ اندر گھستے نہیں آ رہے ہیں"

لندن ۱۳ مارچ - ایک جرمن توپ خانہ ایک جگہ جم کر حملہ کر رہا تھا اور سب کو یقین تھا کہ وردن کا آن کی آن میں تہس نہس ہو جائیگا مگر ادھر سے فرانسیسی توپخانہ نے بھی بتدریج آتشباری کرنا شروع کر دی۔ جس سے جرمنوں کو منتشر ہونا پڑا۔ اور یوں ساری جرمن تجویزوں کو خاک میں ملا دیا۔

لندن ۱۴ مارچ - پیرس - ایک سرکاری کاغذ راوی ہے کہ وردن کے شمال میں دریائے میوز کی مغربی سمت مورٹ ہوم اور ان کے علاقہ میں گولہ باری زوروں پر تھی۔ ہمارے توپ خانوں نے فوج جمع اور گروہ جنگل کے درمیان فراہم دشمنوں پر سیل کے گولے برسائے۔ میوز کے دہنے کنارے اور وور میں معمولی گولہ باری ہوتی رہی۔ دن کے وقت پیادہ فوج کا کوئی معرکہ نہ ہوا۔

جرمنوں نے اُن خندقوں پر حملہ کیا جو ہم نے بالائی السس میں سپائمس کے مشرق میں واپس لے لیں تھیں۔ مگر ہماری پیادہ فوج کی آتشباری نے اُن کو بہت جلد اُن کی اپنی خندقوں میں واپس بھیجدیا۔

لندن ۱۳ مارچ - (مشرقی افریقی رزمگاہ) جنرل سموٹ ایک تار برقی مورخہ ۱۲ مارچ میں کہتا ہے کہ اس معرکہ کا جو ۱۱ تاریخ کی صبح کو جرمن کے مورچوں کے خلاف جو کیٹیوہل میں بنائے ہوئے تھے اور ٹیوٹیو کے مغرب میں ہے۔ اس کا نتیجہ بالکل غیر معین رہا۔ دشمن پہاڑی گنجان جنگل والے ڈھلوان پر مضبوطی سے قابض رہا۔ اور نہایت خوفناک روک تھے۔ مورچوں کے کئی حصے کئی مرتبہ لئے اور دے دیئے گئے۔ نو بجے رات اور نصف شب کے درمیان آخری حملہ سنگینوں سے کیا گیا دو پارٹیوں نے جو لفٹنٹ کرنل فریتھ اور جنوبی افریقن پیادہ فوج کے میجر ناسن کے ماتحت تھیں مورچہ پر قابض رہیں۔ تاوقتیکہ دوسری صبح اُن کو کمک پہونچ گئی۔ اور تب جرمن اور وہاں کی دیسی فوجیں جنوب مغربی سمت کو مقام کاہے کی طرف بھاگ رہی ہیں۔

جرمنوں نے فارس میں روس کے آگے اصفہان خالی کر دیا ہے۔



ایڈیٹوریل نوٹس

آدم اور حوا

(۳)

گذشتہ ہفتہ کے پرچے میں ہم نے بتلایا تھا کہ برگشتگی کے بعد آدم اور حوا اپنے گناہوں کے مقر اور تائب ہو گئے تھے۔ اور اپنی بہبودی کو اپنے لئے خدا پر بھروسہ رکھتے تھے۔ اور کہ خدا نے ان کے اس اقرار اور توبہ کو دیکھکر آدم اور اس کی اولاد کی نجات کے بارے میں ایک آنے والے نجات دہندہ کا وعدہ کیا تھا اور ان کو وہ طریق بتایا تھا کہ جس سے وہ اس نجات دہندہ کے کاموں کی جو وہ گنہگاروں کی نجات کے لئے کرے گا یاد کیا کرتے تھے۔ اور آدم اور حوا اسی وعدہ اور طریقہ نجات پر پورا پورا ایمان رکھتے تھے۔ اور ویسا ہی انہوں نے اپنی اولاد کو بھی تعلیم دی تھی۔ اس وقت ہم اس امر کا مزید ثبوت پیش کرتے ہیں کہ اول تو اس امر کو تسلیم کرنے اور اسباب کا یقین کر لینے کے لئے کہ آدم اور حوا اس وعدہ پر ایمان رکھتے تھے۔ اور خدا کے بتائے ہوئے طریق پر عمل کرتے تھے اور اسی ایمان اور اظہار ایمان سے وہ ہمیشہ کی زندگی کے مستحق ہو گئے تھے۔ کوئی امر منافی نہیں۔ کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ حقیقت یہ نہ تھی بلکہ کچھ اور۔ دوم جب ہم یہ لکھا ہوا

دیکھتے ہیں کہ پیدائش ۳: ۱۵ سے ۲۴ تک میں خدا کا وعدہ اور اس وعدہ کے ساتھ قربانی کا اشارہ پایا جاتا ہے۔ اور اس کے علاوہ کوئی اور بیان ان ابتدائی ابواب میں نظر نہیں آتا جو ان کی نجات سے تعلق رکھتا ہو تو بلا شبہ کہنا پڑتا ہے کہ وہ اس وعدہ میں ایک نجات دہندہ کے منتظر تھے جو عورت کی نسل سے پیدا ہونے والا تھا۔ چنانچہ لکھا ہے کہ حوا قائن کو جنی بولی کہ میں نے خداوند سے ایک مرد پایا۔ پھر اس کے بھائی ہابیل کو جنی۔ قائن کے معنی ہے حاصل کردہ شدہ یعنی وہ وعدہ جو خدا نے ان سے عورت کی نسل کا کیا ہے۔ اور جو سانپ کے سر کو جس میں شیطان مجسم تھا وہ یہی لڑکا ہے۔ اس کے ایمان میں یہ بات نہ تھی کہ وہ سانپ ہی کو کچلیگا اور ہم سانپ کو مار نہیں سکتے وہ ہم کو سانپ کے ڈسنے سے بچائے گا ہم اپنے آپ کو اس سے بچا نہیں سکتے۔ یہ خیال کرنا کہ انہوں نے ایسا ہی سوچا ہوگا۔ قرین عقل نہیں ہو بلکہ انہوں نے یہ خیال کیا کہ شیطان کے سر کو جس نے ہمیں بہکا کر اور خدا سے نافرمان کر کے اس دکھ اور مصیبت میں مبتلا کروایا کچلنے والا یہی لڑکا ہے مگر جب ہابیل پیدا ہوا تو اس نے یہ سمجھا کہ میرا یہ خیال درست نہیں۔ کیونکہ وہ لڑکا تو ایک ہوگا۔ مگر یہاں تو ایک اور لڑکا پیدا ہو گیا ہے۔ پس اس نے کہا کہ میرا خیال باطل ہے۔ یہ وہ نہیں ہے جس کی ہم انتظاری کرتے ہیں۔ اس لئے اس نے اس کا نام ہابیل یعنی باطل رکھدیا۔ اور بدستور اس موعود کے منتظر رہے اور اس پر ایمان رکھتے رہے دوسری بات جو اس فقرہ سے مترشح ہوتی ہے۔ یہ ہے کہ ان کا یقین تھا کہ لڑکا جو عورت کی نسل سے پیدا ہوگا وہ خدا اور انسان یعنی خدا کے

مجسم ہوگا یعنی وہ الٰہی اور انسانی ہر دو ذاتیں رکھتا ہوگا۔ اور یہ عقیدہ اس کا اس فقرہ سے مستدل ہے جو حوا کے منہ سے قائن کی پیدائش کے وقت نکلا کہ میں نے خداوند سے ایک مرد پایا۔ (پیدائش ۴: ۱) عبرانی زبان میں یوں ہے۔ قانیتی ایش اِتھ یہواہ یعنی میں نے انسان خدا کو پایا۔ نہ کہ خدا سے ایک مرد پایا۔ عبرانی بائبل میں کوئی ایسا مقام پایا نہیں جاتا جس میں لفظ اِتھ جس کے معنی کو ہیں سے کے معنی میں آیا ہو اور پھر اس ترکیب میں جیسی کہ یہاں ہے۔ بلکہ ہر جگہ کو ہی کے معنی آئے ہیں۔ یہاں الفاظ ایش یعنی مرد اور یہواہ مبدل اور مبدل منہ ہیں۔ اور اِتھ جو علامت مفعول کی ہے۔ مبدل اور مبدل منہ کے درمیان آیا ہے۔ اور دونوں مل کر ایک ہی مفعول کا کام دیتے ہیں اور وہ مفعول ایش یہواہ یعنی انسان خدا ہے۔ بعض انگریز عالموں نے اس کا ترجمہ میں نے خدا کی شکل ایک زینہ بچہ پایا کیا ہے جو درست نہیں ہے۔ کیونکہ یہواہ کے معنی خدا کی شکل یا مثیل خدا نہیں ہے پس یہاں سے آدم اور حوا کا علم اور یقین اس فرزند موعود کی بابت اظہر من الشمس ہے اور پھر پولوس رسول بھی ابرہام کے حق میں نسل موعود کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے۔ کہ وہ یہ نہیں کہتا کہ نسلوں سے جیسا بہتوں کے واسطے کہا جاتا ہے بلکہ جیسا ایک کے واسطے کہ تیری نسل کو اور وہ مسیح ہے۔ پس یہی تشریح اور اس کا مقصد حوا کے بارے میں بھی مسیح کے حق میں صادق آتا ہے۔ اور وہ وعدہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ آدم اور حوا اس آنے والے نجات دہندہ کی ذات اور صفات اور کاموں پر ویسا ہی ایمان رکھتے تھے جیسا

کہ ہم اس آگے بڑھے نجات دہندہ کی ذات اور صفات اور کاموں پر رکھتے ہیں۔ پس یہ ایک بات بھی ہے جو آدم اور حوا کا مذہب اور دین وایمان تھا وہی ہمارا مذہب اور دین و ایمان ہے۔ اور مسیحی مذہب عین دنیا کے ابتدا ہی سے ہے۔ صرف صورت میں متفرق مگر حقیقت میں یکساں ہے۔

ایک نصیحت آمیز تاریخی واقعہ

انگلستان کی آکسفورڈ یونیورسٹی کے ایک طالب علم کی بابت جو ایک ارسٹوکریٹ۔

(یعنی امرا کے) خاندان میں سے تھا یہ قصہ بڑا مشہور و معروف ہے۔ وہ اپنے دل میں پکا یقین رکھتا تھا کہ میری رگوں میں جو خون جوش مار رہا ہے۔ وہ نیلے رنگ کا ہے۔ اس کے ایک ہم مکتب نے جو اس خاندان سے نہ تھا اس پر اعتراض کیا اور کہا ہرگز نہیں۔ تمہارا بھی خون ہمارے خون کا ہم رنگ ہے۔ اس بحث کے بعد یہ ٹھہری کہ خون نکال کر دیکھنا بہتر ہے۔ اس دوسرے طالب علم نے ایک قلم تراش لیا اور اس امیرزادہ کی انگلی پر بڑی نرمی سے تھوڑا سا زخم کیا۔ اور خون نکالکر اس کو دکھایا۔ یہ امیرزادہ یہ دیکھتا ہی حیران ہو گیا کہ اس کا بھی خون دوسروں کے خون کی طرح سرخ ہے۔ اس نے اپنی والدہ کو فوراً ایک خط لکھا۔ پیاری والدہ یہ بالکل جھوٹ ہے کہ ہم امیروں کا خون نیلگوں ہے۔ ہمارا خون بھی دوسروں کے خون کی مثل سرخ ہے۔ وہ ہم میں اور عوام الناس میں کچھ بھی فرق نہیں ہے۔ جو لوگ کلیسیا میں یا کلیسیا سے باہر ذات پات کا بڑا امتیاز اور فخر کرتے ہیں ان کو وہ سبق ضرور سیکھنا چاہئے جو قلم تراش نے امیرزادہ (ارسٹوکریٹ۔ امیرزادی) کو سکھایا۔ جو لوگ ذات پات کے حامی ہیں۔ اور ذات پات پر بڑا فخر وناز کرتے ہیں وہ اس کلام پر غور کریں کہ اس نے ایک ہی اصل سے آدمیوں کی ہر ایک قوم تمام روئے زمین پر رہنے کے لئے پیدا کیں ہیں۔

ہر ایک بات کے لئے دعا کرنا چاہئے

پولوس رسول (فلپیوں ۴: ۶) فرماتا ہے کہ ہر ایک بات خدا کے حضور پیش کرنا چاہئے۔ خواہ وہ کیسی چھوٹی سے چھوٹی اور معمولی سے بھی معمولی کیوں نہ ہو۔ یہ حقیقت اس مثال سے زیادہ واضح ہو جائے گی۔ کہ امریکہ کا ایک مسٹر ہنری کلے ٹرمبل جو ایک باعمل شخص اور دعا کو ایک حقیقت سمجھتا تھا۔ ایک مرتبہ وہ کہیں درس دینے کے لئے روانہ ہوا جب وہ اس مقام پر جا پہونچا اور اپنا درس جو اس نے لکھا ہوا تھا تلاش کرنے لگا۔ تو اس کو نہ ملا رکھا تو اس نے اپنی جیب ہی میں تھا۔ مگر کسی غیر معلوم طریقے سے وہ اس کی جیب سے نکل گیا تھا۔ اس نے یہ دیکھ کر فوراً خدا سے دعا مانگنا شروع کیا۔ وہ اس امر کی تصدیق کرتا ہے۔ کہ فوراً میرے دل میں ڈالا گیا کہ اپنی واسکوٹ کی جیب میں دیکھو جو تم نے اندر والے پہن چھوڑی ہے۔ کوٹ کی جیب میں مت دیکھو سمجھ گیا تھا۔ وہ مسودہ وہیں سے فوراً مل گیا۔ خدا ایسے مختلف طور پر جواب دیا کرتا ہے۔ مگر ہمارا فرض یہی ہے کہ ہم ہر بات میں اپنی درخواستیں بڑی شکرگذاری اطمینان اور بھروسے کے ساتھ خدا کے حضور پیش کریں۔

کاغذ کی گرانی اور اخبارات کی پریشانی

یورپی جنگ کا اثر ملک ہند پر جو کچھ ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ جہاں اس کا اثر ملک کے دیگر عام و خاص پیشوں اور صنعت حرفت کے حلقوں پر پڑا ہے وہاں اخبارات بھی اس کے اثر کی دست برد سے باہر نہیں رہ سکے۔ کاغذ کی گرانی کے سبب سے کچھ تو پہلے ہی اخبارات کے حجم میں کمی واقعہ ہو گئی تھی۔ مگر رہی سہی کسر اب نکلتی جاتی ہے جو کاغذ پچھلے دنوں ۴ر سیر بکتا تھا وہی اب ۸ر کو بھی ملنا محال ہے۔ اور جس کاغذ کی قیمت اب سے ایک سال قبل ۶ر فی ریم تھی وہ اب ۱۲ر کو بھی بمشکل ملتا ہے۔ اسی طرح لکھائی چھپائی وغیرہ میں بھی گرانی رونما ہو رہی ہے۔ چھاپہ خانہ کا تمام مسالہ مثلاً سیاہی اور مٹی کا تیل اور دیگر اشیاء ضروریہ سخت مہنگا ہو گیا ہے۔ کیا کاغذ اور کیا چھپائی کا بوجھ یہ سارے کا سارا آخر کار اخبارات کے سر پر آ کر پڑتا ہے۔ ہمارے اردو اخبارات پر یہ ساری دشواریاں اس قدر آ کر پڑی ہیں کہ بہت سے اخبارات اب اچھی حالت میں نہیں ہیں۔ بہتوں نے حجم اخبار کا کم اور قیمت زیادہ کر دی ہے مگر ہم اپنے ناظرین سے صرف یہی اپیل کرتے ہیں کہ نور افشاں کی بے تکان اور لگاتار خدمت اور اس کی جانفشانیوں کو جو وہ آپ لوگوں کی خدمت میں شبانہ روز برداشت کر رہا ہے اور خدا کے کلام کی اشاعت کے کام کو جس کو وہ اپنا منصبی فرض سمجھ کر حتے المقدور کوشش سے نبھا رہا ہے۔ ان ساری باتوں کو مدنظر رکھ کر اخبار کے استحکام اور اجرا میں جان سے کوشش

کریں۔ ہم اخبار کی قیمت میں فی الحال اضافہ کرنا نہیں چاہتے۔ مگر ہاں اتنا آپ لوگوں سے ضرور عرض کریں گے کہ آپ لوگ نور افشاں کی خریداری بڑھانے میں کوشش اور سعی بلیغ فرماویں۔ اشاعت اخبار جس قدر زیادہ ہوگی اگرچہ سامان اخبار گراں ہوں تو بھی ہمارا حوصلہ ضرور بڑھیگا۔ اور آپ لوگوں کی خدمت میں اخبار کسی قسم کی کوتاہی کو خلل انداز نہ ہونے دے گا۔ نور افشاں کی امداد کا یہ خاص وقت ہے۔

پرتگال کو جرمن کا اعلان جنگ

جرمن نے اب پرتگال کو بھی اعلان جنگ دے دیا ہے۔ اس اعلان جنگ میں جو وجوہات پیش کی گئی ہیں۔ وہ یہ ہیں کہ پرتگال ایک عرصہ سے خیر اندیش غیر جانب داری کی خلاف ورزی کرتا رہا ہے۔ اُن میں سے ایک یہ ہے۔ کہ اُس نے جزیرہ موزمبیق میں ہوکر برٹش سپاہ کو گذر جانے کی اجازت دی اور کہ توپیں اور دیگر سامان جنگ خود خریدا اور جرمن جہازوں کو گرفتار کر لیا۔ ان تمام امور سے مترشح ہوتا ہے کہ پرتگال برطانیہ کا خیر خواہ اور معاون ہے۔ لہذا اعلان جنگ دیدیا گیا۔ رائیٹر کو معلوم ہوا ہے کہ جرمنی کی یہ روش یعنی پرتگال کو اعلان جنگ دینا محض جھڑکانے اور جوش دلانے والی ہے کیونکہ اس کا حق تھا کہ اُن جہازوں سے مطالبہ کرے جو اس قدر مدت تک وہاں سمندر میں پڑے ہوئے تھے۔ اور نہ ہی پرتگال کا یہ عمل تجارتی عہدنامہ کے خلاف ہے۔ کیونکہ وہ جہاز وہاں سے گذر نہیں سکتے تھے۔ جہاز نہیں

کے سفیر اپنے اپنے ملکوں میں واپس بلائے گئے ہیں۔

ٹرکی کی حالت زار

مارننگ پوسٹ کا نامہ نگار ایتھنز کو لکھتا ہے کہ قسطنطنیہ میں روز مرہ

ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ قسطنطنیہ میں روز مرہ جرمن مخالفت بڑھتی جاتی ہے۔ اور مخویانہ جلسے ہوتے رہتے ہیں۔ جن کو پولیس بھی منتشر کرنے کے ناقابل ہے۔ انورپاشا کے قتل ہو جانے کی افواہیں گرم ہیں۔ مگر کوئی مستند اور معتبر تفصیل تاحال موصول نہیں ہوئی۔ ساتھ ہی اس کے یہ بھی مشہور عام ہے کہ وہ سخت خطرہ کی حالت میں ہے۔ اور بہت جلد ترکی لوگ اس کا خاتمہ کر دیں گے۔ یہ بھی خبر موصول ہوئی ہے کہ ترکی گورنمنٹ نے اپنے دو آدمی سوئٹزرلینڈ میں بھیجے ہیں تاکہ اتحادیوں کے ساتھ صلح کی گفتگو کریں۔ ایک تازہ تار سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ رائٹر کا نامہ نگار کہتا ہے۔ کہ روس کے ساتھ ترکیوں کی صلح کے مشوروں کی بابت برطانوی افسران کو کوئی پختہ خبر نہیں ملی۔ اتحادیوں کے درمیان متفقہ مضبوط اتحاد کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ ایسی کیطرفہ صلح کی کامیابی کی کوئی توقع نہیں کیجا سکتی ہے حقیقت ضرور یہ ہے کہ ترکوں کی حالت اس وقت بالکل مایوسانہ اور متذبذب ہے۔ ترکی صلح کرے تو اس کے لئے بہتر ہے۔ ورنہ خیر نہیں۔ جرمن نے اس کا ستیاناس کر دیا ہے۔

بلغاریہ اور جرمن

جس طرح ترکی جرمنی کے جھوٹے وعدوں کا سبز باغ دیکھکر شریک جنگ ہو گیا تھا اور

اب وہ سخت تاسف مل رہا ہے۔ اسی طرح بلغاریہ نے بھی اپنی غلطی کو تسلیم کر لیا ہے۔ اور اب سویڈن اور ناروے کے سفیروں کی وساطت سے صلح کی سلسلہ جنبانی شروع کر دی ہے۔ اور اگرچہ تاحال اس خبر کی تصدیق معتبر اور مستند ذرائع سے نہیں ہوئی تو بھی زمانہ کے واقعات اور بلغاریہ کی حالت صاف ظاہر کر رہی ہیں کہ اس معاملہ میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ یہ خبریں لگاتار آرہی ہیں۔ کہ جیسے ترکی میں ویسے بلغاریہ میں بھی جرمن کی مخالفت کا طوفان طغیانی پر ہے۔ اور اہل بلغاریہ میں روسیوں کے حق میں خیالات پیدا ہو رہے ہیں۔

امریکہ اور جرمن میں کشیدگی

ابتدائے جنگ سے جو جو مظالم امریکہ کی جرمن آبادی معرض ظہور میں لارہی تھی اور جو کچھ روش جرمن نے امریکن جہازوں کے ساتھ اختیار کر رکھی تھی۔ آخر وہ رنگ لاکر رہی۔ جرمن کی اس بدسلوکی کو اب امریکہ زیادہ برداشت نہیں کر سکتا۔ امریکہ کی کانگرس نے اب امریکہ کے انتظامی صیغہ کے اختیارات میں دخل دیدیا ہے۔ اور اب وہ جرمن استہار کا نوٹس لینے پر تلی ہوئی ہے۔ حتی کہ ایک ممبر نے کانگرس میں یہاں تک کہہ دیا کہ اگر جرمن امریکن لوگوں سے ووٹ لینے کے خواہشمند اصحاب نے ضد کی تو امریکن آبادی کے تمام باقی عناصر اُن کے برخلاف ہو جائینگے۔ پریذیڈنٹ ولسن

ترجنگ میں شریک ہونے کے بڑے خواہشمند نظر آتے ہیں۔ اور ہماری دانست میں اب وقت آگیا ہے کہ امریکن لوگوں کی عزت اور بنی نوع انسان کے فوائد اور تہذیب اور تمدن کی حفاظت کا سامان مہیا کیا جاوے۔

کلکتہ کو پھر دار السلطنت بنانے کی تجویز

معزز معاصر امرت بازار پترکا وثوق کے ساتھ لکھتا ہے کہ حضور لارڈ چیمسفورڈ صاحب کو ہوم گورنمنٹ نے ایما فرمایا ہے کہ کلکتہ کو پھر شاہی شہر بنانے کے لئے وہ گورنمنٹ ہند کے دفاتر سال کے بہت سے مہینوں تک کلکتہ میں جاری رکھا کریں۔ اس خیال کو اس بات سے اور بھی تقویت حاصل ہوتی ہے۔ کہ نئے ویسرائے اپریل کی گرمیوں میں کلکتہ تشریف لے جانے کا ارادہ رکھتے ہیں (ہندوستان)

انور پاشا پر قاتلانہ حملہ

یونان کے دار السلطنت ایتھنز سے جو تار خبریں لندن میں موصول ہوئی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ کچھ دن ہوئے کہ انور پاشا ترکی سپہ سالار پر ایک قاتلانہ حملہ کیا گیا تھا۔ اس میں اس کی جان تو بچ گئی۔ مگر ضربیں اس کو شدید آئی ہیں۔ ترکی میں جرمنوں کا اور زیادہ عرصہ تک رہنا اب ناممکن معلوم پڑتا ہے۔ کیونکہ عام ترکوں میں جو جرمنوں کے خلاف سخت نفرت پھیلی ہوئی ہے۔ اور جب بھی سچ ترکی سلطنت کا برباد کرنے والا دراصل یہی انور پاشا اور اس کے ہمراہی ترکی جوان ہیں۔ شاید یہ خبر سچ ہو کہ انور پاشا فلسطین میں مقامات متبرکہ کی زیارت کو گیا ہوا ہے۔ اس قسم کے بیانات سے مترشح ہوتا ہے۔ کہ خود انور پاشا خطرہ میں ہے اور اب اس کی جان کی خیر نہیں۔ کیونکہ ترکی گورنمنٹ خود اس کے خلاف ہے۔ جیسا کہ ہم گزشتہ ہفتہ کے کسی نوٹ میں ذکر کر آئے ہیں

ضروری اعلان

حسب ضابطہ اطلاع دی جاتی ہے کہ آج سے میرا نام بجائے پال کیول سنگھ (پی کیول سنگھ) کے پال کیول سنگھ امرسدھو جاری ہوگا (یعنی پی کے ایس امرسدھو) جو صاحبان مجھ سے کبھی خط و کتابت کریں وہ اسی نام سے آئندہ کیا کریں۔ کیونکہ یہ ہمارا خاندانی نام ہے۔

المشتہر۔ پی کیول سنگھ امرسدھو لودیانہ

ریویو

القرآن مترجمہ پادری احمد شاہ صاحب شائق۔

مشنری ایس پی جی مشن سہارنپور ممالک متحدہ جس ترجمہ کا ان کالموں میں قبل ازیں اشتہار بار بار دیا جا چکا ہے۔ وہ آخرکار مکمل ہو کر پبلک کے سامنے موجود ہے۔ ایک کاپی ہمارے پاس بھی برائے ریویو آئی ہے۔ ہم نے اس ترجمہ کو مسلمانوں کے اردو ترجموں سے مقابلہ کر کے دیکھا ہے۔ اور ہم بہ وثوق یہ کہنے کے مستحق ہیں کہ یہ ترجمہ نہایت بامحاورہ اور شستہ عبارت میں کیا گیا ہے۔ عربی متن کے الفاظ کے معنی اور مفہوم کو واضح کرنے میں بڑی جانفشانی سے کام لیا ہے اور ترجمہ کو سریع الفہم بنانے اور قرآن کے مطالب کو کماحقہ واضح بلکہ اوضح کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا گیا۔ حاشیہ میں جو مفید باتیں درج فرمائی ہیں اگرچہ مختصر ہیں تو بھی وہ سونے پر سہاگے کا کام دیتی ہیں۔ ایک دو مثال اپنی اس رائے کی تصدیق میں لکھنے کا ارادہ تو تھا۔ مگر بخوف طوالت ان کو قلم انداز کرتے ہیں۔ اور ناظرین سے بلالحاظ مذہب و قوم کے درخواست ہے کہ اس ترجمہ کو خرید کر ضرور پڑھیں۔ اور اس سے فائدہ اٹھائیں۔ یہ قرآن پادری صاحب موصوف کے پاس سے مل سکتا ہے۔

رنگون کے محمد قاسم منصور کو اس جرم میں رنگون کی عدالت سے تین سال قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔ کہ اس نے جرمن سے سینائیڈ پوٹاسیوم اور سالٹ منگوانے کے لئے خط و کتابت کی تھی۔

قسطنطنیہ میں جرمنوں کی مخالفت سختی سے ہو رہی ہے۔

مراسلات

احمد شاہ کا عمدہ فیصلہ

چودھواں باب

راہ راست کا انتخاب

فیروز خاں اور احمد شاہ اپنے کمرے میں اکیلے تھے۔ اور احمد شاہ اپنی کتابوں کے مطالعہ میں محو تھا۔ لیکن اُس کا دوست اگرچہ کتاب کھولے بیٹھا تھا۔ تو بھی صاف عیاں تھا کہ وہ کچھ اور ہی سوچ رہا ہے۔ وہ رفتہ رفتہ اور بھی بے چین ہوتا گیا۔ اور بار بار احمد شاہ کی طرف دیکھتا تھا کہ موقع پا کر کہے لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ احمد شاہ اپنے مطالعہ کو رد کئے کو پسند کریگا یا نہیں۔ آخرکار احمد شاہ نے اپنی کتاب بند کر کے کہا "آج تو آپ کچھ کام کرتے نظر نہیں آتے۔ کل کے لئے ضرور تیاری کر چکے ہوں گے"؟

فیروز خاں نے جواب دیا۔ "آج تو میرا دل پڑھنے کی طرف بالکل مائل نہیں ہے۔ میں کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ فقط آپ کی فرصت کا انتظار کر رہا تھا"۔

احمد شاہ نے بڑی خوش مزاجی سے کہا "بہت اچھا۔ میں سنتا ہوں۔ آپ جو کچھ کہنا چاہتے ہیں کہہ ڈالیں"۔

فیروز خاں نے کہا "میں سوچ رہا تھا کہ اگر ہو سکے تو آپ کے چچا صاحب کا وعظ سننے کو جاؤں۔ کل جانے کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے"؟

احمد شاہ نے بڑی بشاشت کے ساتھ جواب دیا اور کہا "کیا عجیب بات ہے۔ گذشتہ اتوار کو میں خود گیا تھا۔ اور کل پھر میرا جانے کا ارادہ ہے۔ آپ سے میں نے اس لئے ذکر نہیں کیا تھا کہ کیا جانے آپ کو پسند ہو یا نہ ہو"۔

فیروز خاں نے کہا "بیشک مجھے پسند ہے۔ میں نے مصمم ارادہ کر لیا ہے کہ مسیحی دین کے بارے میں جو کچھ میں سیکھ سکتا ہوں ضرور سیکھونگا پس جہاں سے کچھ سیکھنا ممکن ہو میں خوشی سے وہاں جانے کو تیار ہوں"۔

احمد شاہ نے کہا "پھر تو آپ کو گرجے جانا چاہئے کیونکہ وہاں پر ہر طرح سے بہت کچھ سیکھنے کا موقعہ ملتا ہے"۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ فیروز خاں کچھ اور بھی کہنا چاہتا ہے لیکن اپنے خیالات کا اظہار نہیں کر سکتا۔ پس دوسری صبح کو وہ جانے کا وقت مقرر کر کے سو رہے۔

سویرے اُٹھ کر وقت مقررہ پر روانہ ہوئے اور جب گرجے کے پھاٹک پر پہونچے تو امیر علی کو اپنے گھر سے آتے ہوئے دیکھا اور اس سے بات کرنے کو ٹھہر گئے۔ امیر علی دونوں سے بہت اچھی طرح ملا اور اُن کو گرجے کے بعد اپنے گھر کھانا کھانے کو مدعو کیا۔ اُنہوں نے بڑی خوشی سے امیر علی کی دعوت کو قبول کیا۔

فیروز خاں اپنے دوست کے ساتھ اس بات میں بالکل متفق ہو گیا کہ گرجے کی عبادت میں ہر طرح سے بہت کچھ سیکھنے کا موقعہ ملتا ہے۔ یہ پہلی ہی مرتبہ تھا کہ اُس نے خدا کی حمد و ثنا کے گیت سُنے اس سے پیشتر اُس نے کبھی گناہوں کے اقرار اور خدا کی برکتوں کے لئے دعاؤں کو ہرگز نہ سنا تھا۔ علاوہ ازیں وہ وعظ سننے کو بھی دل و جان سے مستعد و تیار تھا۔ وعظ اس آیت پر تھا "خدا کی رحمت بے پایاں ہے کیونکہ جس بڑی محبت سے اُس نے ہمیں پیار کیا۔ جبکہ ہم اپنے گناہوں میں مُردہ تھے۔ اُسی سے اُس نے ہمیں مسیح میں زندہ کیا۔ (تم نے فضل ہی سے نجات پائی ہے) اور اس کے ساتھ ہم کو سرفراز کر کے اپنے ساتھ ملایا اور یہ اقتدار بخشا کہ مسیح یسوع میں ہو کر آسمانی مکانوں پر اُس کے ساتھ بیٹھیں"۔

جو آدمی فیروز خاں کے پاس بیٹھا تھا۔ اُس نے اُسے بائیبل دی اور سند کی آیت بتا دی جس کو اُس نے وعظ سننا چھوڑ کر بار بار پڑھا اور پڑھتے پڑھتے وہ محسوس کرنے لگا کہ جس خدائے تعالیٰ کی میں بہت دور سے عبادت کیا کرتا تھا اب میرے نزدیک معلوم ہوتا ہے۔ پہلے تو وہ محض خدا کی عظمت کے خیال سے لرزاں و ترساں ہوتا تھا لیکن اب اُس کی محبت کی کشش کو محسوس کرنے لگا۔ پھر اُس نے بائیبل رکھ دی اور غور و توجہ کے ساتھ وعظ سننے لگا۔ اس وقت امیر علی خدائے تعالیٰ کی بے بیان و عجیب محبت و رحمت کا ذکر کر رہا تھا اور اُس کی تقریر کا خلاصہ بے بیان محبت مُردوں سے جی اُٹھنا اور مسیح کے ساتھ آسمانی مکانوں میں بیٹھنا تھا۔

یہ باتیں ان نوجوانوں کے لئے ایسی عجیب اور نئی تھیں کہ وہ ان کے پورے معانی بھی نہیں سمجھ سکتے تھے۔ لیکن اس قدر تو انہوں نے ضرور سمجھا کہ مسیح یسوع میں ہو کر ایسا جلال حاصل کر سکتے ہیں جو کہ ہمارے خیالات و قیاسات

سے نہایت اچھے والا ہے۔

جب عبادت ہو چکی تو وہ دونوں گرجے کے باہر کھڑے ہو کر امیر علی کا انتظار کرنے لگے جب وہ آیا تو اُن کو اپنے ساتھ گھر لایا۔ جہاں اُس کی بیٹی نے شائستگی اور سنجیدگی کیساتھ ان کا استقبال کیا۔

کھانا شروع کرنے سے پہلے امیر علی نے کمال تعظیم کے ساتھ خدا کا شکر کیا۔ پہلے تو کچھ دیر تک گفتگو بہت دھیمے طور سے ہوئی۔ کیونکہ دونو نوجوان خصوصاً فیروز خاں بیقدر شرما رہے تھے لیکن رفتہ رفتہ شرم دور ہو گئی اور سب کے سب آزادگی سے گفتگو کرنے لگے۔ جب رخصت ہونے لگے تو اُن کو پھر آنے کی دعوت بڑے تپاک سے دی گئی۔

اس کے بعد دن بھر فیروز خاں غیر معمولی طور پر خاموش تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ تنہا رہنا پسند کرتا ہے۔ اس کے دل میں ایک بڑی لڑائی ہو رہی تھی۔ اُس کے سامنے دو راہیں تھیں جن میں سے ایک تو وہی تھی جس پر وہ اب تک چلتا تھا۔ اور جو صاف و آسان معلوم ہوتی تھی۔ لیکن انجام تاریکی میں ہوتا تھا۔ اور دوسری جو ڈھلوان اور مشکل نظر آتی تھی۔ آخر کار روشنی اور نور میں پہونچاتی تھی۔

اب فیروز خاں کے سامنے یہ سوال پیش تھا کہ ان دونوں راہوں میں سے کسے ترک اور کس کو اختیار کروں۔

اس کے لئے احمد شاہ قابل رشک تھا کیونکہ اس کے مسیحی رشتہ دار تھے۔ جو اگر وہ مسیحی ہو جاتا تو نہایت خوشی سے اُسے قبول کرتے لیکن اگر فیروز خاں نئی راہ اختیار کرتا تو اُسے اپنے تمام عزیز و اقارب کو چھوڑنا پڑتا۔ وہ اپنے دلی راز کو احمد شاہ پر ظاہر کرنے کا بہت آرزومند تھا۔ لیکن قطعی فیصلہ کرنے سے پہلے کچھ کہنا مناسب نہ تھا۔ وہ ابھی اسی شش و پنج میں گرفتار تھا۔ کہ احمد شاہ نے دروازہ کھٹکھٹایا اور کھول کر اندر آیا۔ وہ غیر معمولی طور سے متاثر نظر آتا تھا۔ اور اس سے پیشتر کہ فیروز خاں کچھ کہے اُس نے بڑی متانت کے ساتھ کہا "میں آپ کو یہ بتانے آیا ہوں کہ میں نے مسیحی ہو جانے کا پختہ ارادہ اور فیصلہ کر لیا ہے"

یہ سنکر فیروز خاں ایسا حیران سا ہو گیا کہ کچھ جواب نہ دے سکا۔ اور احمد شاہ سے کچھ اور سننے کا انتظار کرنے لگا۔ کیا احمد شاہ وہ لڑائی فتح کر چکا تھا جو فیروز خاں کے دل میں ابھی ہو رہی تھی؟ پھر احمد شاہ نے دوبارہ کہا "میں نے مصمم ارادہ اور فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ میں ضرور مسیحی ہو جاؤنگا"۔

تھوڑی دیر تک دونوں بالکل خاموش بیٹھے رہے۔ پھر فیروز خاں نے بڑے جوش اور سنجیدگی سے کہا "بہت خوب۔ ہمیں ایک دوسرے سے جدا ہونے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ میں نے بھی مسیحی ہونے کا پختہ فیصلہ کر لیا ہے"۔

احمد شاہ نے کہا "خدا کا شکر ہو۔ فی الحقیقت یہ بڑی خوشی کی خبر ہے"۔

پھر وہ دونوں بیٹھ کر اپنی زندگی کی آنیوالی عظیم تبدیلی کے بارے میں گفتگو کرنے لگے۔ احمد شاہ کے لئے مقابلتہً کچھ آسانی تھی۔ کیونکہ اس کی والدہ اور بھائی کے سوا اور کوئی اس کی مخالفت کرنیوالا نہ تھا۔ والدہ کے حق میں اُسے بڑی اُمید تھی کہ دیر و زود وہ بھی میرے ساتھ ضرور ملجائیگی اور بھائی کے ساتھ اُس کا ایسا کم تعلق تھا کہ اُس کی مخالفت کی اُسے چنداں پروا نہ تھی۔

لیکن فیروز خاں کا حال اس سے مختلف تھا۔ وہ ایک بڑے خاندان میں سب سے چھوٹا تھا۔ اور اگرچہ اُس کے باپ کا انتقال ہو چکا تھا تو بھی اُس کے بھائی بہنوئی وغیرہ اُس کی مخالفت کو موجود تھے۔ اور علاوہ بریں اُسے اپنی والدہ اور بیوی سے معاملہ طے کرنا تھا۔ ایسی حالت میں کچھ تعجب کی بات نہ تھی کہ اُسے اپنی راہ مشکل اور کٹھن نظر آتی تھی۔ چونکہ وہ کالج بند ہونے سے پہلے بآسانی گھر نہیں جا سکتا تھا۔ اس لئے اُس نے فوراً خط لکھکر اپنے رشتہ داروں کو بتانے کا فیصلہ کیا اور اُمید کرنے لگا کہ ان سے ملاقات کے وقت تک مخالفت کا طوفان کچھ کم ہو جائے گا۔

سہارنپور کنونشن سنہ ۱۹۱۶ء

اپریل ۱۹ بدھ کی شام سے اپریل ۲۴ پیر کی شام تک

"میں اپنی دیدگاہ پر کھڑا رہونگا اور برج پر
اپنے تئیں جگہ ٹھہراؤنگا"

"مانگو تو تمہیں دیا جائیگا"

مقاصد { گناہ کی معافی۔ خداوند کی رفاقت
روحانی خوشی۔ روح کا انعام۔
معمور زندگی۔ مسیحی یگانگت۔ طرح طرح کے روحانی اور جوشیلی خدمات اس میلہ کے مقاصد ہیں

وسائل { حمد۔ دعا۔ کلام۔ مقدسوں کی
رفاقت۔ آپس کی خدمت اور
خدا کے بندوں سے پیغام سننا۔ مقاصد حاصل کرنے کے وسائل ہیں۔

دعا۔ دعا کا کمرہ مسیحی میلے کی کامیابی کا

بعید ہے۔ پس دعا کیجئے کہ روح کا خاص انتظام رہیگا۔ میلے کے لئے دعا کرتے رہئے۔ اور دعا کے ساتھ آئیے۔

موقعہ } میلے میں برکت پانے اور دوسروں کو برکت پہنچانے کے بہت موقعے ہونگے۔ اس سال شخصی خدمت کا باقاعدہ انتظام ہوگا۔

پس آپ آئیے۔ اپنے خاندان اور دوستوں کو بھی ہمراہ لائیے۔ اس سال بچوں کے لئے خاص خاص جلسوں کا انتظام کیا جائیگا سو بچوں کو ضرور لائیے۔

پروگرام } صبح۔ آٹھ بجے سے ساڑھے آٹھ بجے تک۔ حمد و عبادت

پونے نو بجے سے دس بجے تک۔ تلاوت کلام

شام۔ دو بجے سے تین بجے تک جزوی اجلاس

تین بجے سے چھ بجے تک نگر کیرتن۔

پانچ بجے سے چھ بجے تک۔ انگریزی میں عبادت

آٹھ بجے سے ساڑھے نو بجے تک۔ عبادت و درس۔

خاص مضمون واسطے تلاوت کلام

مسیحی دعائی زندگی۔

کھانا پینا } گذشتہ سال کی طرح ریسٹورنٹ کے طریقہ پر ہندوستانی دوکانیں ہونگی۔ نرخ بازاری۔ مگر چیزیں اچھی ملیں گی۔ دال روٹی اور گوشت کے علاوہ۔ چاول۔ کھچڑی۔ پلاؤ۔ زردہ وغیرہ بھی کچھ نہ کچھ تیار ہوا کریگا۔

چاہ کی دوکان پر مکھن۔ روٹی۔ بنز۔ بسکٹ وغیرہ کئی چیزیں ملینگی۔ کچھ کچھ انگریزی سامان بھی رکھا جائے گا۔ مگر دسترخوان دیسی اور ولایتی سب کے لئے ایک ہی ہوگا۔

رہائش } سہارنپور چھوٹی جگہ ہے۔ اس لئے کرایہ پر بہت سی چارپائیوں کا دستیاب ہونا دشوار ہے۔ توبھی آپ کے آرام کے لئے حتی المقدور کوشش کی جارہی ہے۔

کل ایام کے لئے

ہندوستانی طریقہ کی۔ رہائش معہ چارپائی آٹھ آنے ہوں گے۔ اور بلا چارپائی دو آنے۔

انگریزی طریقہ کی۔ رہائش کل ایام کے لئے۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ (۱عہ)

دونوں طریقوں میں بہشتی۔ مہتر۔ روشنی نہانے کی جگہ وغیرہ سب کچھ شامل ہے۔ اگر میلے کے اختتام سے پہلے آپ چلے جائیں گے۔ تب بھی آپ سے اتنا ہی لیا جائے گا۔ کیونکہ انتظام کل ایام کے لئے کرنا پڑے گا۔ اور جس کسی نے اس خدمت کو کیا ان کو معلوم ہوگا کہ یہ کام کیسا مشکل ہے۔

التماس } ضرور تشریف لائیے۔ پردیس میں ہر ایک آرام کا ملنا تو ممکن نہیں۔ توبھی کوشش کیجائے گی کہ آپ آرام سے کھائیں پئیں۔ اور رہیں۔ پس جس قدر جلد ہوسکے ایک پیسہ کے کارڈ پر کہ آپ کس طرح کا انتظام چاہتے ہیں۔ لکھکر۔ کنونشن سکریٹری سہارنپور کے پتہ پر ارسال فرمادیجئے۔

خزانچی کی درخواست } کنونشن کے انتظام کے واسطے چھ سو روپیہ کی ضرورت ہے۔ دو سو روپیہ سے کچھ اوپر چندہ ہوچکا ہے۔ اب ایک ماہ کے اندر چار سو روپیہ اور جمع ہونا ضروری ہے۔ ہماری امید ہے کہ جس طرح پیشتر آپ نے فیاضی اور کشادگی سے اس کام میں ہاتھ لگایا۔ اس سال بھی آپ اسی طرح ہاتھ لگائینگے۔ یہ کنونشن آپ کا ہے۔ اس کی برکتیں اور اس کے فراہم کرنے کا فرض بھی آپ ہی کا ہے۔ پس جو آپ سے بن پڑے سو مہربانی کرکے کنونشن کے خزانچی پادری بی بی رائے صاحب سہارنپور کے پتہ پر بھیج دیجئے۔

سنڈے سکول کنونشن لودیانہ

۱۱ و ۱۲ اپریل ۱۹۱۷ء

پروگرام

پیر کی شام۔ ۸½ سے ۹½ اگزیکٹو کمیٹی کا اجلاس۔

منگل۔ صبح کے وقت۔ ۸ بجے سے ۸½ عبادتی جلسہ۔ پادری غلام مسیح لودیانہ

منگل۔ صبح۔ ۸½ سے ۹ بجکر دس منٹ۔ طفلانہ زندگی کے ابتدائی سات سال۔ پادری ڈی ٹیلر بریلی۔

منگل۔ صبح ۹ بجکر ۱۰ منٹ سے ۹½۔ مباحثہ۔

" " ۹½ سے ۱۰ بجے تک۔ کرسچن ہمبس مسٹر بی۔ سی۔ چٹرجی گوجرانوالہ

منگل۔ صبح ۱۰ بجے سے ۱۱ بجے تک۔ افسروں اور سوسائٹیوں کی رپورٹیں۔

منگل کے سہ پہر ۲½ سے ۲ بجکر ۴۰ منٹ عبادت۔

منگل۔ سہ پہر۔ ۲ بجکر ۴۰ منٹ سے ۳ بجکر ۱۵ منٹ تک۔ بچوں کی تعلیم میں استادوں کو

کس طرح دلچسپی لینا چاہئے۔
مس ایمن ڈانیل لودیانہ۔
مس ایچ بی داس پٹھانکوٹ
مس کر بی۔ گوجرانوالہ

منگل سہ پہر۔ ۳ بجکر ۱۵ منٹ سے ۳ بجکر ۴۵ منٹ۔ بحث مباحثہ۔

منگل سہ پہر ۳ بجکر ۴۵ منٹ سے ½۴ تک۔ سوسائیٹیوں کی میٹنگیں۔

منگل کی شام ۷ بجکر ۴۵ سے ۸ بجے تک۔ عبادت
" ۸ بجے کے بعد۔ پرہیزگاری کی جدوجہد اور گانا بجانا۔

بدھ کی صبح ½۷ سے ۸ تک عبادت۔ ڈاکٹر ایم ایم براؤن سرگودھا۔
" ۸ سے ½۸ تک۔ طفلانہ زندگی کے ابتدائی سات سال۔ پادری ڈی ایم۔ تبریزی
بدھ کی صبح ½۸ سے ۹ بجکر ۴۵ منٹ۔ بحث مباحثہ
" ۹ بجکر ۴۵ منٹ سے ½۱۰ کوسچن بکس
مسٹر بی سی چٹرجی۔ گوجرانوالہ
" ½۱۰ سے ۱۱ بجکر ۴۵ منٹ۔ سنڈے سکول کے کام میں عملی تجاویز۔ پادری قادر بخش سیالکوٹ۔
۱۱ بجکر ۴۵ منٹ سے ۱۲ بجے تک۔ افسروں کا انتخاب وغیرہ۔

بدھ کی سہ پہر ½۱ سے ۲ بجکر ۴۵ منٹ تک۔ عبادت
" ۲ بجکر ۴۵ سے ۳ بجے تک۔
ڈانیل میموریل انعام کی تقسیم
بدھ کی سہ پہر ۳ بجے۔
میر مجلس صاحب کا درس۔

قبولیت دعا

وعدہ "مانگو تو تمہیں دیا جائیگا۔ کھٹکھٹاؤ تو کھولا جائیگا۔ میرے نام سے تم جو کچھ چاہو گے میں وہی کرونگا جو کوئی مانگتا ہے اُسے ملتا ہے۔"

عزیزو اوّل میں اس لفظ کے معنی پر آپ کے سمع شریف کو رجوع کرانا چاہتا ہوں چنانچہ یہ دعا عربی کا ایک لفظ ہے جس کے معنی مانگنا ہوتے ہیں یا درخواست کے آتے ہیں۔ برادران محمدی کے یہاں انواع واقسام کے ادعیہ بزبان عربی پائے جاتے ہیں۔ مثلاً دعائے گنج العرش۔ دعائے نور۔ دعائے مغفرت۔ دعائے شب وغیرہ جسے وہ بعد نماز یا وقتاً فوقتاً دہرایا کرتے ہیں۔ جس کے معنی سے عموماً واقف نہیں ہوتے۔ فقط دہرانے کو باعث نجات یا قضائے حاجات وموجب افتخار تصور کیا کرتے چنانچہ میں بھی جبکہ اس دایرہ میں محدود تھا (یعنی محمدی تھا) تو ایسا ہی کیا کرتا۔ اور اکثر اس پر مفتخر بھی ہوتا تھا۔ پر شکر ہے کہ اب اس دہرانے کو باعث نقصان اور بے سود سمجھتا ہوں۔ اور بجائے تکرار لفظی اب اپنی خواہش یا درخواست کو اُس کے آگے سمجھ کر دعا کیا کرتا ہوں۔ جیسے فرزند اپنے پدر عالی قدر سے اپنی ٹوٹی پھوٹی زبان میں اپنی احتیاجوں کو بیان کرتا ہے۔ میں باپ سے اسی طرح مانگا کرتا ہوں۔ دیگر لطف یہ ہے کہ ہمارا خدا باپ فقط عربی یا سنسکرت ہی نہیں سمجھتا ہے۔ بلکہ روئے زمین کی تمام زبانوں کا عالم ہے۔ بس عزیزو آپ باپ سے جو دعا کرنا چاہو بلا امتیاز زبان وعمدہ الفاظ ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں چند الفاظوں میں مانگو تو دیا جائیگا۔

اب عزیزو مجھے مسیحی زندگی میں انجیل مقدس کے مطالعہ سے جو تجربہ حاصل ہوا ہے اس کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ چنانچہ جب ہم انجیل شریف کا مطالعہ کرتے ہیں علی الخصوص متی رسول کی انجیل اور اس کے ۷ باب ۷ و ۸ آیت کے اُن وعدوں کو جو کہ خدا کے فرزند نے ہم سے کیا ہے پڑھتے ہیں تو دل کی کلی مثل گل شگفتہ ہوجاتی ہے۔ اور فوراً ہمارے دوران خیال میں ہماری ضرورتوں کی رفاع کی سلسلہ جنبانی شروع ہوجاتی ہے۔ اور اس کے سبب ہم میں دعا مانگنے کی تحریک پیدا ہوجاتی ہے۔

ناظرین اب میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ اور بڑی دلیری سے یہ کہنے کی جرأت کرتا ہوں کہ انجیل یا اُس کے وعدے ہرگز ٹھوکر یا موت کا باعث نہیں۔ بلکہ ہماری کج فہمی بدکاری۔ شرارت اور کلام کو پڑھنا اور یاد رکھنا اور جو طریقہ بتایا گیا اُس پر پورا عمل نہ کرنے سے موت کے مستحق ہوتے ہیں۔ اور ہماری دعا سُنی نہیں جاتی۔

جیسا زبور ۶۶: ۱۸ میں لکھا ہے۔ اگر میرا دل بدی پر مائل ہے۔ تو خداوند میری نہ سنیگا۔ پھر امثال ۱۵: ۸ میں لکھا ہے شریر کے ذبیحے سے خدا کو نفرت ہے اور راستباز آدمی کی دعا اُس کی مرضی ہے۔ پھر یسعیاہ ۵۹: ۱-۲ میں وارد ہوا ہے۔ دیکھو خداوند کا ہاتھ چھوٹا نہیں۔ کہ بچا نہ سکے۔ اور اس کا کان بھاری نہیں کہ سُن نہ سکے۔ بلکہ تمہاری بدکاری اور گناہ نے خدا کے درمیان ایسی جدائی ڈالی ہے کہ وہ

سکتا نہیں سکتا۔

پس عزیزو اوّل نہیں لازم ہے۔ کہ بدکاری اور گناہ سے کنارہ کش ہوں اور نفرات سے متنفر ہوکر توبہ کریں اور سیدھے وبھولے بنجائیں تاکہ ہماری دعا خدا باپ کی رضا ہو۔ دوئم دعا مانگنے کی بابت کلام الٰہی میں جو ہدایتیں کی گئی ہیں اُن پر عامل ہوں۔ جیساکہ متی رسول کی انجیل اس کے ۶ باب ۶ آیت میں تبلایا گیا ہے۔ کہ جب تو دعا مانگے تو اپنی کوٹھڑی میں جا اور دروازہ بند کرکے اپنے باپ سے جو پوشیدگی میں ہے دعا مانگ۔ کوٹھڑی میں جانے سے مراد یہ ہے کہ تمام تفکرات دنیاوی سے خالی ہو اور خدا کی روح کو جو تیری روح کے ہمراہ ملکر دعا مانگیگا۔ اُسے اپنے دل کی کوٹھڑی میں جو کہ خدا کی ہیکل مثل کوٹھڑی کے ہے۔ اندر جانے دے اور دروازہ بند کرنے سے مراد یہ ہے کہ دل کے دروازہ کو خیال دنیاوی وحرص وہوس کی طرف سے بند کرے تاکہ ایسا نہ ہو کہ اُن کی تند ہوا سے وہ ٹھنڈی ہوکر زائل ہوجائے۔ سوئم۔ دعا ایمان سے مانگنا چاہئے۔ اور یقین کرنا بھی ضرور ہے جیساکہ ہم دنیاوی کاموں میں روز دیکھتے ہیں کہ ایک کام کو کرتے اور یہ یقین نہیں رکھتے کہ ہم کامیاب ہونگے تو آپ ہرگز کامیاب نہیں ہوسکتے۔ علیٰ ہذ القیاس دعا کی بھی یہی حالت ہے جیسا متی ۲۱: ۲۲۔ یعقوب ۱: ۶-۷ میں تبلایا گیا ہے۔ چہارم۔ مستعدی اور آرزومندی سے دعا مانگنی چاہئے۔ کیونکہ ہم روز دنیاوی امور میں مشاہدہ کرتے کہ اگر ہم جب دہی اور آرزومندی یا شوق سے کام نہ کریں تو کامیابی محال ہے پس جب دنیاوی کاموں میں مستعدی کی اس قدر ضرورت ہے۔ تو روحانی کاموں میں کس قدر زیادہ مستعدی کی احتیاج ہے اس کی بابت ہم تسلونیکی ۵: ۱۷ اور رومی ۱۲: ۱۲ وافسیوں ۶: ۱۸ میں سے ہدایت ملتی ہے۔ پنجم۔ دعا خدا باپ کی مرضی کے موافق مانگنی چاہئے اور اس کے جلال میں صرف کرنے کا ہی خیال ہو جیساکہ یوحنا ۵: ۱۴ و یعقوب ۴: ۳ میں وارد ہوا ہے۔

ششم۔ مسیح خداوند کے نام سے دعا مانگنی چاہئے جس کی بابت ہم یوحنا ۱۴: ۱۳-۱۴ و ۱۶: ۲۳-۲۴ میں پڑھتے ہیں۔

ہفتم۔ جب تک دعا کا جواب نہ ملے صبر وتحمل سے ٹھہرے رہنا چاہئے جس کی بابت خاص طور سے لوقا ۱۸: ۲-۹ میں نصیحت ملتی ہے۔ پس عزیزو ان تمام ہدایات کو استعمال کیجئے اور مراد دل سے مستفیض ہوجئے۔ خاصکر فتح برطانیہ اور مسیح کی بادشاہت آنے کی دعا کیجئے۔

عزیزو بیٹے مانگا اور معافی زور فتح غلبہ روز روز پایا اور پا رہا ہوں اور پاؤنگا آپ بھی مانگیے تو ضرور دیا جائیگا۔ آمین

راقم سید امیر حسین از شملہ۔

التماس

لودیانہ پریسبٹری کے خادم الدین خدمتگار سے التماس ہے کہ میں نے عرصہ ایک ماہ سے زیادہ کا گذرا ہوگا ایک سرکلر آپ صاحبان کی خدمت میں ارسال کیا کہ پریسبٹری کا آئندہ جلسہ بجائے لودیانہ کے سہارنپور میں بتاریخ ۲۵ اپریل سنہ ۱۹۱۶ء بوقت ۵ بجے شام منعقد ہو یہ سرکلر میرے پاس نہیں آیا جس صاحب کے پاس ہو از راہ شفقت جلد میرے پاس روانہ کرے مشکور ہونگا۔

پی سی اپل سٹیڈ کلارک لودیانہ پریسبٹری۔

رسید زر سنہ ۱۹۱۶ء

جیٹھو رتی رام	۱ر۸ ۱۶ء
آنریری سیکریٹری	۱ر۸ ۱۶ء
منشی گلاب خاں	۱ر۸ ۱۶ء
پادری ایچ رابرٹس	۱ر۸ ۱۶ء
مسٹر جی۔ اے جاج	۱ر۸ ۱۶ء
پادری جیٹھا لال بھائی	۱ر۸ ۱۶ء
مسٹر اے ڈیوڈ	۱ر۸ ۱۶ء
بابو بھولا ناتھ	۱ر۸ ۱۶ء
سردار بوٹا سنگھ (ج)	۱ر۸ ۱۶ء
پادری جان ایل	۱ر۸ ۱۶ء
مسٹر ن۔ احمد	۱ر۸ ۱۶ء
مس جے جیکب	۱ر۸ ۱۶ء
مسٹر جے نوبل	۱ر۸ ۱۶ء
پادری فقیر ایل	۱ر۸ ۱۶ء
قاضی عزیز مسیح	۱ر۸ ۱۶ء
پادری جے ڈی ہیروڈ ۳ کاپی	[illegible]
ہیڈ ماسٹر (چ)	۱ر۸ ۱۶ء
پادری بھوبل	۱ر۸ ۱۶ء
مسٹر شیر شاہ	۱ر۸ ۱۶ء
مسٹر ایل سی چیٹرجی	۱ر۸ ۱۶ء
ڈاکٹر برخوردار خاں	۱ر۸ ۱۶ء
پادری جے ایچ۔ ایلن	۱ر۸ ۱۶ء
ڈاکٹر ڈی اے عزرائیل	۱ر۸ ۱۶ء
مسٹر کیکا بھی ریا بھائی	۱ر۸ ۱۶ء
مسٹر بھولا ناتھ	۱ر۸ ۱۶ء
مسٹر ظہور مسیح	۱ر۸ ۱۶ء
پادری قادر بخش	۱ر۸ ۱۶ء
مسٹر امراج [illegible]	۱ر۸ ۱۶ء
پادری [illegible] ۳ کاپی	[illegible]

اشتہار

۳/۲

کئی ایک مسیحی موچیوں (شو میکرز) کی ضرورت ایک مسیحی کارخانہ کفش سازی میں ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی درخواستیں معہ نقول اسناد وسٹر کرے کے نام پتہ ذیل پر آنی چاہئیں

سائنٹیفک بوٹس اینڈ شو فیکٹری

نزد پوسٹ آفس۔ دیرہ دون۔

باغدل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

ایڈیٹر مسز محمد اسمٰعیل خانصاحبہ

یہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور اردو زبان میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے۔ اس میں خوبصورت تصویریں ہیں۔ چندہ سالانہ ۸ر ہے اگر ۲ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جائیں تو فی کاپی ۶ر چارج کیا جاتا ہے۔ یہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائے گی۔ نمونہ ۲ر کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔ درخواستیں بنام

ای ایم ویری ڈی ڈی آنریری سکرٹری

سی۔ ایل لودیانہ پنجاب

آنی چاہئیں۔

ضروری نوٹ۔ ڈاکٹر ایس کے برمن کی کانوری جنتری ۱۹۱۶ء کی خوبصورت تیار ہوئی ہے دس شریف پتے لکھنے والے اشتہار کے نام اور پتہ لکھنے پر جنتری بلا قیمت محصول بھیجی جاتی ہے

امراض مستورات کی دوا

عورتوں کی بیماری میں نہایت مفید ہارسن ملک کی مشہور دوا ہیں وائی برگم اور ویدک کی قدیم زمانہ کی مشہور دوائیں اسوک وغیرہ کئی ایک دوائیوں کو ملا کر یہ دوا تیار کیجاتی ہے۔ یہ ہر اقسام کے امراض مستورات کی دوا ہے۔ کمزور رحم (بچہ دان) کو طاقت دیتی ہے اور صاف رکھتی ہے۔ اور علاوہ اس کے ہر مرض کو فائدہ پہونچاتی ہے۔ قیمت عہ محصولڈاک وغیرہ ۲ر دو شیشی تک ۸ر المشتہر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ۔ ڈیپارٹمنٹ نمبر ۱

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ۔

حفاظت کا سانچا یہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے وقف کیا جا چکا ہے۔ سال شن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یہ تجویز کی ہے کہ یکم اپریل ۱۹۱۶ء سے چند لوئر پرائمری کی جماعتیں کھولی جائیں یا مسٹر ایچ سی صاحب کی زیر نگرانی تعلیم جاری ہو شرح خرچ خوراک فیس ماہوار عہ صاحب ہوا اگر ایک خاندان سے ۲ ہوں للعہ ۳ ہوں للعہ دھوبی اور کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی میز الماری وغیرہ نہایت عمدہ ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جن کنٹا کردو کول بوٹ کیرام وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں قیمت جن کنٹا ما للعہ سے ما ے کردو کول للعہ سے ے مزید حالات بذریعہ خط وکتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک عہ

ہندوستان و پنجاب سے　　عہ　　۱۲/

غیر ممالک سے　　　　　　۵ ے

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	شش ماہی	سالانہ
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	صہ	ے
چوتھائی کالم	صہ	ے	للعہ
نصف کالم	ے	للوعہ	وعہ
پورا کالم	للوعہ	وعہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	۵	ما

ہر ایک دفعہ کیلئے فی سطر ۲ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کیلئے نہ ہوگا

نوٹ: نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں

اطلاع ضروری (۱) نامہ نگار صاحبوں کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جا سکتے خط وکتابت کیلئے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا (۳) جو نامہ نگار مہینہ میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا (۴) بعض نامہ نگار غلط ملط نظم ونثر بھیج دیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذوں پر ہوں (۵) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اور نیچے بہت سا مضمون لکھ دیتے ہیں جسکے پڑھنے سے بڑی دقت ہوتی ہے مضمون صاف لکھا ہوا ضروری ہے۔ ایڈیٹر

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو زبان انگریزی اور رومن اردو الہ آباد سے شائع ہوتا ہے اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں چندہ سالانہ معہ محصول خریداران ہند سے عہ دیگر ممالک سے نمونہ مینیجر مخزن مسیحی الہ آباد یوپی سے طلب کر سکتے ہیں۔

پادری کی ایم ویری صاحب دی ڈی ایڈیٹر و مینیجر نور افشاں کے لئے مشن پرنٹنگ پریس لودیانہ میں باہتمام ... کی پابندی چھپا